مفتی ابواحمد عبداللہ لدھیانویؒ

دنیا کی محبت اور علمائے اسلام کی ذمہ داری

اس وقت غیر اسلامی مغربی تہذیب وتمدن نے تمام دنیا کو گھیرے میں لیا ہوا ہے جس کو ممالکِ اسلامیہ بھی اپنائے جا رہے ہیں، لیکن اسلام ہرگز اجازت نہیں دیتا کہ زندگی کی کشتی کو وقت کے دھارے پر چھوڑ دیا جائے اور وہ اس کو جس طرف لے جانا چاہے، لے جانے دیا جائے، کیونکہ اسلام ہر زمانہ میں اپنے غالب رہنے کے اصول دیتا ہے اور ایسی تدبیریں بتلاتا ہے جن کے ذریعہ سے ہر زمانہ میں اصلاح کی جاسکتی ہے اور انقلاب برپا کیا جاسکتا ہے۔ ارشاد ہے:

هُوَ الَّذِیُ أَرُسَلَ رَسُولَهُ بِالْهُدٰی وَدِیُنِ الْحَقِّ لِیُظُهِرَهُ عَلَی الدِّیُنِ کُلِّهِ وَکَفیٰ بِاللّٰهِ شَهِیُداً (الفتح، ۲۸)

''اللہ وہ ہے جس نے بھیجا اپنا رسول ہدایت اور دین حق کے ساتھ تا کہ اس کو غالب کر دے تمام دینوں پر اور کافی ہے اللہ گواہی کے لیے۔''

حدیث میں ارشاد ہے:

الاسلام یعلو ولا یعلیٰ (سنن دارقطنی، ۲۵۲/۳)

''اسلام اونچا رہتا ہے، پست نہیں ہوتا۔''

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

وَاللّٰهُ مُتِمُّ نُورِهِ وَلَوُ کَرِهَ الْکَافِرُونَ (الصف، ۸)

''اور اللہ اپنے نور کو پورا کر کے رہے گا، چاہے یہ کافروں کو کتنا ہی ناگوار ہو۔''

ارشاد ہے:

وَالَّذِیُنَ جَاهَدُوا فِیُنَا لَنَهُدِیَنَّهُمُ سُبُلَنَا وَإِنَّ اللّٰهَ لَمَعَ الْمُحُسِنِیُنَ (العنکبوت، ۶۹)

''جو لوگ ہمارے کاروبار میں مشقت برداشت کرتے ہیں، ہم ان کو ضرور اپنے راستے بتلا دیتے ہیں اور بے شک اللہ نیکوکاروں کے ساتھ ہے۔''

یہ آیات اور ان کے علاوہ اور بہت سی آیات اور احادیث دلالت کر رہی ہیں کہ دینِ اسلام کو عالم گیر اصلاح کے لیے پیش کیا گیا ہے:

إِنَّ الدِّينَ عِندَ اللّهِ الإِسْلاَمُ ...... وَمَن يَبْتَغِ غَيْرَ الإِسْلاَمِ دِيناً فَلَن يُقْبَلَ مِنْهُ وَهُوَ فِي الآخِرَةِ مِنَ الْخَاسِرِينَ (آل عمران،۱۹و۸۵)

''دین حق اللہ تعالیٰ کے نزدیک اسلام ہی ہے..... جو شخص اسلام کے سوا کسی اور دین کو تلاش واختیار کرے گا، اس سے ہرگز قبول نہیں کیا جائے گا اور وہ آخرت میں خائب وخاسر ہوگا۔''

اس قسم کی آیات اور احادیث ہر مسلک کے علمائے ''خیر امت'' سے مطالبہ کر رہی ہیں کہ اللہ تعالیٰ اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فیصلوں اور باتوں پر اپنے یقین اور اعتقاد کا عملی ثبوت پیش کریں اور اس غیر اسلامی مغربی تہذیب وتمدن کے بے پناہ سیلاب سے امتِ مسلمہ کو نجات دلانے اور پاک کرنے کا پورا بندوبست کریں۔ آپ ہی اس وقت اس امت کے قائد ہیں اور سب سے پہلے عنداللہ جواب دہ ہیں اور حسبِ فیصلہ ووعدہ اللہ تعالیٰ کی مدد اور نصرت آپ کے لیے وقف ہے۔ پہلے اس بات پر جزم ویقین ہونا چاہیے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے سوال ہوگا کہ دنیا میں جب تمہاری موجودگی میں یہ حالات پیش آ رہے تھے تو تم نے ان حالات کے درست کرنے کے لیے حسبِ استطاعت کیا کچھ کیا تھا؟ اس کے جواب میں اعذار اور حیلے مسموع نہیں ہوں گے۔

وقت کے دھارے میں بہہ کر علم دین سے ناواقف دنیا دار اگر متاع دنیا کے ساتھ ملوث ہو جائیں تو کوئی تعجب کی بات نہیں کہ وہ لوگ دنیا کی حقیقت سے ناواقف ہیں۔ لیکن افسوس علمائے دین پر ہے کہ جب وہ عنداللہ وعندالرسول دنیا اور متاع دنیا کی ناپسندیدگی اور مضرت معلوم کر چکے ہیں تو اس کی طرف کیونکر راغب ہو سکتے ہیں؟ قرآن مجید کی بہت سی آیات اور احادیثِ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم میں دنیا کی محبت اور اس کی طرف رغبت کرنے سے روکا گیا ہے۔ کہیں پوری دنیا کو ''متاع قلیل'' کہہ کر اس کی تحقیر کی گئی ہے: 'قل متاع الدنیا قلیل والآخرة خیر لمن اتقی' (اے نبی کہہ دو کہ دنیا کا سامان قلیل ہے اور آخرت متقی لوگوں کے لیے بہترین سامان ہے)۔ کہیں اس کو لہو ولعب بتایا گیا ہے: 'انما الحیوة الدنیا لهو و لعب' (یاد رکھو دنیا کی زندگی کھیل کود ہے)۔ اور کہیں اسے دھوکہ کی ٹٹی فرمایا گیا: و ما الحیوة الدنیا الا متاع الغرور (دنیا کی زندگی دھوکہ کی ٹٹی ہے)۔

کہیں آفتوں کی ماری ہوئی کھیتی کہا:

إِنَّمَا مَثَلُ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا كَمَاءٍ أَنزَلْنَاهُ مِنَ السَّمَاءِ فَاخْتَلَطَ بِهِ نَبَاتُ الأَرْضِ مِمَّا يَأْكُلُ النَّاسُ وَالأَنْعَامُ حَتَّى إِذَا أَخَذَتِ الأَرْضُ زُخْرُفَهَا وَازَّيَّنَتْ وَظَنَّ أَهْلُهَا أَنَّهُمْ قَادِرُونَ عَلَيْهَا أَتَاهَا أَمْرُنَا لَيْلاً أَوْ نَهَاراً فَجَعَلْنَاهَا حَصِيداً كَأَن لَّمْ تَغْنَ بِالأَمْسِ كَذَلِكَ نُفَصِّلُ الآيَاتِ لِقَوْمٍ يَتَفَكَّرُونَ (یونس،۲۴)

''دنیا کی زندگی کی مثال اس پانی جیسی ہے جو آسمانوں سے برس کر زمین کی پیداوار میں شامل ہو گیا جس کو انسان اور حیوان کھاتے ہیں، حتیٰ کہ جب زمین کی پیداوار پورے آب وتاب کو پہنچ گئی اور آراستہ پیراستہ ہو گئی اور لوگ یہ سمجھنے لگے کہ وہ اس سے فائدہ اٹھانے پر قادر ہیں، تو ہمارا حکم (عذاب) رات یا دن کے وقت آ پہنچا، پس وہ تمام پیداوار نیست ونابود ہو گئی، گویا اگلے دن کے لیے ان کے پاس کچھ باقی نہ رہا۔''

کہیں اس کی حاصل صورت (زن، زر، زمین) کو بے حقیقت نمایش، بے روح نمود، بے بود ظاہری ٹیپ ٹاپ اور شہوت پرستوں کا محبوب بتایا:

زُيِّنَ لِلنَّاسِ حُبُّ الشَّهَوَاتِ مِنَ النِّسَاءِ وَالْبَنِينَ وَالْقَنَاطِيرِ الْمُقَنْطَرَةِ مِنَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَالْخَيْلِ الْمُسَوَّمَةِ وَالْأَنْعَامِ وَالْحَرْثِ ذَالِكَ مَتَاعُ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَاللّٰهُ عِنْدَهُ حُسْنُ الْمَآبِ۔ قُلْ أَؤُنَبِّئُكُم بِخَيْرٍ مِّنْ ذَالِكُمْ لِلَّذِينَ اتَّقَوْا عِنْدَ رَبِّهِمْ جَنَّاتٌ تَجْرِيْ مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِيْنَ فِيْهَا وَأَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ وَرِضْوَانٌ مِّنَ اللّٰهِ وَاللّٰهُ بَصِيْرٌ بِالْعِبَادِ (آل عمران، ۱۴، ۱۵)

''لوگوں کو محبوب چیزوں کی محبت نے فریفتہ کیا ہوا ہے، جیسے عورتیں اور بیٹے اور سونے اور چاندی کے جمع کیے ہوئے خزانے اور نشان کیے ہوئے گھوڑے اور مویشی اور کھیتی۔ یہ دنیا کی زندگی کا فائدہ ہے اور اللہ ہی کے پاس اچھا ٹھکانہ ہے۔ کہہ دے کیا میں تمہیں اس سے بہتر بتاؤں؟ پرہیزگاروں کے لیے اپنے رب کے ہاں باغ ہیں جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں، ان میں ہمیشہ رہیں گے اور پاک عورتیں ہیں اور اللہ تعالیٰ کی رضامندی۔ اور اللہ بندوں کو خوب دیکھنے والا ہے۔''

اور کہیں اس کی لذتوں میں منہمک ہونے والوں کے جاہل احمق ہونے کا اشارہ کیا ہے:

إِنَّ الَّذِيْنَ لَا يَرْجُوْنَ لِقَاءَ نَا وَرَضُوْا بِالْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَاطْمَأَنُّوْا بِهَا وَالَّذِيْنَ هُمْ عَنْ آيَاتِنَا غَافِلُوْنَ۔ أُولَـٰئِكَ مَأْوَاهُمُ النَّارُ بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ (یونس، ۷، ۸)

''جو لوگ ہم سے ملنے کی امید نہیں رکھتے اور دنیا کی زندگی پر راضی اور مطمئن ہو گئے اور جو لوگ ہماری نشانیوں سے غافل ہیں، یہی وہ لوگ ہیں جن کا ٹھکانہ دوزخ ہے، ان اعمال کی پاداش میں جن کے مرتکب ہوئے۔''

ذَرْهُمْ يَأْكُلُوْا وَيَتَمَتَّعُوْا وَيُلْهِهِمُ الْأَمَلُ فَسَوْفَ يَعْلَمُوْنَ (الحجر، ۳)

''ان کو چھوڑ دو، کھانے پینے دو، مزے اڑانے دو، باطل آرزوئیں ان کو خدا سے غافل بنائے رکھیں، مگر وہ ضرور جان جائیں گے۔''

کہیں دنیا کی فراوانی کو گرفتار لہو ولعب یا بدانجام مشاغل میں پھنس جانا بتلایا:

أَلْهٰكُمُ التَّكَاثُرُ حَتّٰى زُرْتُمُ الْمَقَابِرَ (التکاثر، ۱و۲)

''غفلت میں رکھا تم کو بہتات کی حرص نے، یہاں تک کہ جا دیکھیں قبریں۔''

تو کہیں سرمایہ داری پر عذاب الیم کی دھمکی دی:

وَالَّذِيْنَ يَكْنِزُوْنَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ وَلَا يُنْفِقُوْنَهَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ أَلِيْمٍ (توبہ، ۳۴)

''جو لوگ سونے چاندی کو جمع کر کے رکھتے ہیں اور اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے، اے نبی! ان لوگوں کو دردناک عذاب کی بشارت سنا دو۔''

کہیں بے تحاشا کھانے اور عیش میں غرق ہونے کو بہائم سے تشبیہ دے کر انجام جہنم بتایا:

وَيَأْكُلُونَ كَمَا تَأْكُلُ الْأَنْعَامُ وَالنَّارُ مَثْوًى لَّهُمْ (محمد،۱۲)

''یہ لوگ اس طرح کھاتے پیتے ہیں جس طرح جانور کھایا پیا کرتے ہیں، ان لوگوں کا ٹھکانہ دوزخ ہے۔''

اور کہیں اپنے پیغمبر کو ہدایت فرمائی کہ اس دنیا کی چندروزہ ٹیپ ٹاپ کی طرف کوئی ادنیٰ التفات نہ کریں کہ یہ فتنہ اور بلا ہے، بلکہ صرف طلب اور فکرِ عاقبت میں منہمک رہیں:

وَلَا تَمُدَّنَّ عَيْنَيْكَ إِلَىٰ مَا مَتَّعْنَا بِهِ أَزْوَاجاً مِّنْهُمْ زَهْرَةَ الْحَيَاةِ الدُّنيَا لِنَفْتِنَهُمْ فِيهِ وَرِزْقُ رَبِّكَ خَيْرٌ وَّأَبْقَىٰ (طٰہٰ،۱۳۱)

''مت چلاؤ اپنی دونوں آنکھوں کو ان چیزوں کی طرف جو ہم نے ان لوگوں کو دنیاوی زندگی میں عطا کی ہیں، اس لیے کہ یہ سب کچھ ان کی آزمایش کے لیے ہے، تیرے رب کا رزق بہتر اور ہمیشہ رہنے والا ہے۔''

اسی طرح دنیا کے اس حصہ کی بھی قرآن نے مذمت کی ہے جس کا تعلق جاہ ونخوت سے ہے۔ ایسی آیات کو خوفِ طوالت سے نقل نہیں کیا گیا۔ احادیث میں بھی دنیا کو ملعون اور جیفہ کہا گیا ہے اور اس کے طالبوں کو کلاب کا لقب دیا گیا ہے۔ اللھم لا تجعل الدنیا اکبر ھمنا و لا مبلغ علمنا و لا غایة رغبتنا۔

علمائے اسلام! دنیا کے راحت وسرور کے نشہ اور اس کے خوش کن منظروں کی دل فریب رغبتوں کے اہتمام سے باخبر ہو کر آپ حضرات اپنی آخرت کی کامیابی کے لیے کوشش کریں۔

ہمی گویم و باز ہمی گویم ہمی!
کار ایں است غیر ایں ہمہ ہیچ

[یہی کہتا ہوں اور پھر یہی کہتا ہوں کہ یہی اصل کام ہے، اس کے علاوہ سب کام ہیچ ہیں]

آپ کا کام تعلیم وتبلیغ ہے جو عالمِ دین ہونے کی حیثیت سے اللہ تعالیٰ اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے آپ کے سپرد کیا گیا ہے اور دنیا کے دیگر کاروبار سے آپ کو سبکدوش کیا گیا ہے۔

اندریں راہ مے تراش و مے خراش
یک دمے غافل دمے فارغ مباش

[اسی راہ میں اپنی تگ ودو جاری رکھو اور ایک لمحے کے لیے بھی غافل یا فارغ نہ ہونا]

ان باتوں میں سے جو پیش کی جا رہی ہیں، کوئی بات بھی ایسی نہیں جو آپ حضرات کے علم سے باہر ہو۔ صرف جذبہ خیر خواہی سے تاکیداً خامہ فرسائی کی جا رہی ہے، اپنے کو بڑا یا ناصح سمجھ کر نہیں، بلکہ آپ حضرات کو عالم دین اور وارث نبی عالمی صلی اللہ علیہ وسلم ظن غالب سے قرار دے کر مخاطب کیا جا رہا ہے۔ تخاطب امت کے اخیار سے ہے نہ کہ علمائے اشرار سے۔ آپ علمائے اخیار ہی صحیح معنی میں وارث النبی الخاتم ہیں۔ علمائے اشرار نے متاع دنیا کی وراثت کو پسند کر لیا ہے اور وراثت النبی الخاتم صلی اللہ علیہ وسلم کی قدر نہ کرنے پر ان کو دنیا میں پہلی سزا یہ دی گئی کہ علمائے اخیار کی جماعت سے ان کو نکال باہر کر دیا گیا۔ ارشادِ باری ہے:

وَمَن يُّشَاقِقِ الرَّسُولَ مِن بَعدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الهُدٰی وَيَتَّبِع غَيرَ سَبِيلِ المُؤمِنِينَ نُوَلِّهِ مَا تَوَلّٰی وَنُصلِهِ جَهَنَّمَ وَسَاءَ تُ مَصِيراً (النساء،۱۱۵)

”جو شخص اللہ کے رسول کی مخالفت کرے گا بعد اس کے کہ راستہ سیدھا اس کے سامنے واضح ہو چکا اور وہ ایمان والوں کے طریقے کے خلاف کوئی اور راستہ اختیار کرے گا تو ہم اس کو وہی راہ سونپ دیں گے جس طرف وہ خود متوجہ ہوا اور اس کو دوزخ میں داخل کریں گے اور دوزخ برا ٹھکانہ ہے۔“

کیا اس آیت محکمہ کے فیصلہ سے کوئی شخص بحیثیت عالم دین ہونے کے مستثنیٰ ہو سکتا ہے؟ اس آیت شریفہ کے متعلق زیادہ تشریح اور تفصیل کی ضرورت نہیں، البتہ بعد ما تبین له الهدیٰ، ویتبع غیر سبیل المومنین، نوله ما تولیٰ کے جملات مبارکہ قابل غور وفکر ہیں۔ المومنین سے مراد ما انا علیه و اصحابی ہیں۔ جو علما با قاعدہ مدارس عربیہ اسلامیہ میں علوم دین کی سند حاصل کر چکے ہیں، ہدایت وضلالت، رشد وغی ان حضرات پر پورے طور سے واضح ہونے کے بعد پھر ان کا اس قدر بلند مقام و وراثت الانبیاء ”العلم“ کو چھوڑ کر وراثت فرعون ونمرود، متاع دنیا کو اختیاراً اختیار کرنا عبرت انگیز ہے۔

حدود آرڈیننس اور تحفظ نسواں بل

☆ حدود آرڈیننس میں ترامیم کا پس منظر ☆ حدود آرڈیننس کی مخالفت: فکری ونظریاتی کشمکش کا جائزہ ☆ حدود قوانین کی تعبیر وتشریح اور اسلامی نظریاتی کونسل کا کردار ☆ حدود قوانین اور ہمارا قانونی وعدالتی نظام ☆ تحفظ نسواں بل کے بارے میں علما اور دینی حلقوں کا موقف

☆ از قلم: ابو عمار زاہد الراشدی ☆

صفحات: ۱۵۲ ۔ قیمت: ۱۲۰ روپے

ناشر: الشریعہ اکادمی، ہاشمی کالونی، کنگنی والا، گوجرانوالہ